تنظیمی ڈھانچہ

بینک دولت پاکستان کا انتظام اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت چلایا جاتا ہے جس میں اسے ملک کے مرکزی بینک کی حیثیت سے کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ایکٹ میں بینک کو پاکستان کے زری اور قرضہ جاتی نظام کو چلانے اور بہترین قومی مفاد میں اس کی معاشی نمو کو فروغ دینے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے تاکہ زری استحکام کو یقینی بنایا جاسکے اور ملک کے پیداواری وسائل کا بھرپور استعمال ہو سکے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

اسٹیٹ بینک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز چلاتا ہے جو بینک کے امور کی عمومی نگرانی اور رہنمائی کا ذمہ دار ہے ماسوائے زری پالیسی کمیٹی کو سونپے گئے فرائض کے۔ دس رکنی بورڈ کا سربراہ بینک دولت پاکستان کا گورنر ہے اور بورڈ 8 نان ایگزیکٹو ڈائریکٹروں اور وفاقی سیکریٹری، وزارت خزانہ (بربنائے عہدہ رکن) پر مشتمل ہے۔ بورڈ کے نان ایگزیکٹو ارکان کا تقرر وفاقی حکومت ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی دفعہ (c) (2) 9 کے تحت تین سال کے لیے کرتی ہے۔ مالی سال 20ء کے دوران بورڈ کے سات اجلاس منعقد ہوئے۔

ایگزیکٹو انتظامیہ

چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے گورنر ایگزیکٹو انتظامیہ کا سربراہ ہے۔ ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی گورنر اس کی معاونت کرتے ہیں۔ انتظامیہ میں گروپ ہیڈز اور مختلف شعبوں کے سربراہان شامل ہیں۔ (انتظامی خاکہ **ضمیمہ ب** میں دیا گیا ہے۔)

گورنر

اسٹیٹ بینک کے گورنر کا تقرر صدر پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے، مزید ایک میعاد کے لیے پھر تقرر کیا جاسکتا ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر کی حیثیت میں گورنر بینک کا انتظام چلاتا ہے۔ ڈاکٹر رضا باقر 5 مئی 2019ء سے گورنر اسٹیٹ بینک کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ڈپٹی گورنرز

جناب جمیل احمد (بینکنگ اور ایف ایم آر ایم) کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وفاقی حکومت نے 25 اکتوبر 2018ء کو تین سال کے لیے جناب جمیل احمد کا ڈپٹی گورنر کی حیثیت سے دوبارہ تقرر کیا۔ قبل ازیں وہ 11 اپریل 2017ء سے 15 اکتوبر 2018ء تک بطور ڈپٹی گورنر خدمات انجام دے چکے تھے۔

ڈاکٹر مرتضیٰ سید ڈپٹی گورنر (پالیسی) کے طور پر خدمات نبھا رہے ہیں۔ وفاقی حکومت نے 20 جنوری 2020ء کو تین سال کے لیے انہیں ڈپٹی گورنر مقرر کیا۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

ڈاکٹر رضا باقر، گورنر، چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین زری پالیسی کمیٹی

ڈاکٹر رضا باقر 5 مئی 2019ء سے بطور گورنر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 4 مئی 2019ء کو صدر پاکستان نے عہدہ سنبھالنے کے دن سے تین سال تک کی مدت کے لیے آپ کو گورنر بینک دولت پاکستان مقرر کیا۔ آپ نے 5 مئی 2019ء کو ذمہ داریاں سنبھالیں۔ ڈاکٹر رضا باقر اٹھارہ سالہ آئی ایم ایف اور دو سال عالمی بینک میں کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ اگست 2017ء سے مصر میں آئی ایم ایف کے دفتر کے سربراہ اور مقیم نمائندے تھے۔ آپ رومانیہ اور بلغاریہ میں آئی ایم ایف کے مشن چیف، آئی ایم ایف کے ڈیٹ پالیسی ڈویژن کے ڈویژن چیف، پیرس کلب میں آئی ایم ایف وفد کے سربراہ، آئی ایم ایف کے ایمرجنگ مارکیٹ ڈویژن کے ڈپٹی ڈویژن چیف، فلپائن میں آئی ایم ایف کے مقیم نمائندے اور متعدد دیگر عہدوں پر بھی فائز رہے۔

ڈاکٹر باقر کی تحقیق جرنل آف پولیٹیکل اکانومی اور کوارٹرلی جرنل آف اکنامکس سمیت شعبہ معاشیات کے صف اوّل کے جرائد میں شائع ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر باقر یونیورسٹی آف کیلیفورنیا برکلے سے معاشیات میں پی ایچ ڈی اور ہارورڈ یونیورسٹی سے معاشیات میں اے بی (میگنا کم لاڈ) کی اسناد رکھتے ہیں۔

جناب نوید کامران بلوچ (24 مئی 2019ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

سیکریٹری فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان، بربنائے عہدہ بورڈ کے رکن ہیں۔ آپ پبلک ایڈمنسٹریشن کا 35 سالہ تجربہ رکھتے ہیں اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں مختلف عہدوں پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ لندن اسکول آف اکنامکس، برطانیہ سے ترقی پذیر ممالک میں سماجی پالیسی اور منصوبہ بندی میں ایم ایس سی کی سند رکھتے ہیں۔ موجودہ پوسٹنگ سے قبل آپ سیکریٹری کابینہ ڈویژن اور چیف سیکریٹری خیبر پختونخوا رہے۔ آپ وفاقی سیکریٹری وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشن اینڈ کوآرڈی نیشن حکومت پاکستان بھی رہے۔ آپ کے پاس جون 2019ء سے 7 جولائی 2020ء تک سیکریٹری ریونیو ڈویژن کا اضافی چارج بھی رہا۔

ڈاکٹر طارق حسن (23 جولائی 2019ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)[1]

اٹارنی اور ایڈووکیٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان۔ ڈاکٹر حسن سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نیز آڈٹ اوور سائٹ بورڈ کے سابق چیئرمین ہیں اور پاکستان کے وزیر خزانہ کے مشیر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ واشنگٹن ڈی سی میں ورلڈ بینک گروپ، روم میں انٹرنیشنل فنڈ فار ایگری کلچر ڈویلپمنٹ اور نیویارک میں شیئرمین اینڈ اسٹرلنگ کے ساتھ قانونی مشیر رہے ہیں۔ قانون کی پریکٹس کے علاوہ آپ جارج واشنگٹن یونیورسٹی اور فلیچر اسکول آف لا اینڈ ڈپلومیسی، امریکہ اور لمز اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، پاکستان کے شعبہ ہائے قانون میں بطور ایجنکٹ پروفیسر پڑھاتے رہے ہیں۔ آپ نے ہارورڈ یونیورسٹی، امریکہ سے جیوریڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی کی سند لی۔

[1] قبل ازیں ڈاکٹر طارق حسن 22 مارچ 2016ء سے 21 مارچ 2019ء تک اسٹیٹ بینک کے رکن رہ چکے تھے۔

جناب عاطف آر بخاری (14 نومبر 2018ء سے رکن؛ آپ 26 مارچ 2020ء کو بورڈ سے مستعفی ہو گئے)

جناب بخاری ملک کے تجربہ کار بینکار ہیں۔ آپ 2004ء سے 2014ء تک یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کے صدر اور سی ای او تھے۔ قبل ازیں آپ نے حبیب بینک لمیٹڈ، بینک آف امریکہ اور آئی سی آئی پاکستان لمیٹڈ میں خدمات انجام دیں۔ جناب بخاری یو بی ایل سوئٹزرلینڈ اے جی اور یو بی ایل بینک (تنزانیہ) لمیٹڈ کے بورڈ کے چیئرمین تھے۔ آپ یونائیٹڈ بینک یو کے، کراچی اسکول آف بزنس اینڈ لیڈرشپ اور ورلڈ اکنامک فورم کی گورننگ باڈیز کے رکن بھی رہے۔ آپ نے سینٹرل مسوری اسٹیٹ یونیورسٹی امریکہ سے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کی سند لی۔ بطور چیئرمین بورڈ آف انوسٹمنٹ تقرر پر 26 مارچ 2020ء کو آپ اسٹیٹ بینک بورڈ سے مستعفی ہو گئے۔

جناب اعظم فاروق (14 نومبر 2018ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب اعظم فاروق چراٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ کے سی ای او ہیں جس سے وہ 1987ء سے وابستہ ہیں۔ جناب فاروق انٹرنیشنل انڈسٹریز لمیٹڈ، انڈس موٹر کمپنی، اور اٹلس بیٹریز لمیٹڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بطور ڈائریکٹر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے پی او جی سی ایل کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین رہے اور اٹلس ایسیٹ مینجمنٹ لمیٹڈ، اٹلس انشورنس کمپنی لمیٹڈ، آغا خان فاؤنڈیشن کراچی کی نیشنل کمیٹی، آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن اور نیشنل کمیشن آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے بورڈ میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ جناب فاروق بوتھ اسکول آف بزنس، یونیورسٹی آف شکاگو سے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز اور پرنسٹن یونیورسٹی، امریکہ سے الیکٹریکل انجینئرنگ اور کمپیوٹر سائنس میں بیچلرز کی اسناد رکھتے ہیں۔

جناب علی جمیل (23 جولائی 2019ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب علی جمیل ٹی پی ایل کارپوریشن لمیٹڈ کے سی ای او ہیں۔ آپ ٹی آر جی پاکستان لمیٹڈ کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ قبل ازیں جناب جمیل جہانگیر صدیقی انویسٹمنٹ بینک کے چیف ایگزیکٹو تھے۔ آپ بورڈ آف انویسٹمنٹ، اکنامک ایڈوائزری کونسل، پاکستان کے اطلاعاتی ٹیکنالوجی اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں بشمول ٹاسک فورس آن ٹیلی کام ڈی ریگولیشن، فسکل انسینٹو گروپ آن دی آئی ٹی کمیشن اور ٹاسک فورس آن وینچر کیپٹل میں کئی مشاورتی عہدوں پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ جناب جمیل نے لندن اسکول آف اکنامکس سے معاشیات میں بی ایس سی کی سند حاصل کی۔ آپ انگلینڈ اینڈ ویلز میں انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کے ایسوسی ایٹ رکن بھی ہیں اور لندن میں کے پی ایم جی پیٹ ماورک سے 1994ء میں کوالیفائی کیا۔

جناب سلیم سیٹھی (23 جولائی 2019ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب سلیم سیٹھی حکومت پاکستان کے ریٹائرڈ وفاقی سیکریٹری ہیں۔ آپ کا تعلق پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس سے ہے۔ آپ مالیات عامہ، پالیسی کی تشکیل اور آڈٹ کے شعبے میں 36 سال کا متنوع تجربہ رکھتے ہیں۔ اپنے شاندار کیریئر میں آپ نے حکومت بلوچستان، آزاد جموں و کشمیر میں بطور سیکریٹری فنانس اور ڈی جی کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس کے علاوہ کئی دیگر عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ آپ سیکریٹری اکنامک افیئرز ڈویژن رہے۔ اپنے کیریئر میں آپ بورڈ آف اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر تھے اور بورڈ کی آڈٹ کمیٹی میں شامل رہے۔ جناب سیٹھی آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ واشنگٹن ڈی سی میں مڈل ایسٹرن کانسٹی چیونسی کے سینئر ایڈوائزر رہے ہیں۔ آپ امریکہ سے ترقیاتی انتظام میں ماسٹرز کی سند رکھتے ہیں اور آپ نے آئی ایم ایف انسٹی ٹیوٹ، واشنگٹن ڈی سی سے فنانشل پروگرامنگ اینڈ پالیسی میں تخصیصی تربیت حاصل کی۔

کارپوریٹ سیکریٹری

کارپوریٹ سیکریٹری مرکزی بورڈ، بورڈ کی کمیٹیوں اور زری پالیسی کمیٹی کا سیکریٹری ہوتا ہے اور بورڈ اور انتظامیہ کے درمیان بات چیت کے لیے بطور فوکل پرسن کام کرتا ہے۔ کارپوریٹ سیکریٹری کے فرائض میں بورڈ اور اس کی کمیٹیوں اور زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کی کارروائیوں کا ریکارڈ رکھنے کے علاوہ، بورڈ کے فیصلوں پر موثر عمل درآمد کی غرض سے قانونی وضوابطی تقاضوں کی پابندی کو یقینی بنانا بھی شامل ہے۔

کارپوریٹ سیکریٹری کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ موثر کارپوریٹ نظم ونسق کو یقینی بنائے اور بورڈ اور زری پالیسی کمیٹی کے ارکان کو متعلقہ معلومات فراہم کرے تاکہ فیصلے معلومات کی روشنی میں کیے جاسکیں۔ بورڈ، اس کی کمیٹیوں اور زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس منعقد کرانے کے علاوہ کارپوریٹ سیکریٹری گورنر، ڈپٹی گورنرز اور بورڈ کے ڈائریکٹرز اور زری پالیسی کمیٹی کے بیرونی ارکان سے متعلقہ امور پر وفاقی حکومت کے ساتھ رابطے میں بھی رہتا ہے۔

زری پالیسی کمیٹی

زری پالیسی کمیٹی ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت ایک آزاد فورم کے طور پر قائم کی گئی جس کی ذمہ داری زری پالیسی کی تشکیل ہے۔ یہ کمیٹی دس ارکان پر مشتمل ہے جس کے صدر نشین گورنر ہیں اور ان کے علاوہ اسٹیٹ بینک بورڈ کے نامزد کردہ تین ارکان، گورنر کے نامزد کردہ اسٹیٹ بینک کے تین سینئر ایگزیکٹوز اور اسٹیٹ بینک بورڈ کی سفارش پر وفاقی حکومت کے نامزد کردہ تین بیرونی ارکان (ماہرین معیشت) اس کا حصہ ہیں۔ بیرونی ارکان کو تین سال کی مدت کے لیے نامزد کیا جاتا ہے۔

ایس بی پی ایکٹ 1956ء (ترمیمی) کی دفعہ 9 (ای) کے تحت زری پالیسی کمیٹی کی ذمہ داری زری پالیسی تشکیل دینا، دیگر زری مقاصد، کلیدی شرح سود اور ملک میں زر کی رسد کے متعلق فیصلہ سازی اور وفاقی حکومت کی معاشی پالیسیوں کو اعانت فراہم کرنا ہے۔

کمیٹی کے موجودہ ارکان میں صدر نشین گورنر اسٹیٹ بینک ڈاکٹر رضا باقر، اور اسٹیٹ بینک بورڈ کے ارکان کی حیثیت سے جناب عاطف آر بخاری[2]، جناب اعظم فاروق اور ڈاکٹر طارق حسن شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسد زمان، ڈاکٹر نوید حامد اور ڈاکٹر حانڈ مختار بطور بیرونی رکن (ماہرین معیشت) شامل ہیں جبکہ جناب جمیل احمد ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)، ڈاکٹر مرتضیٰ سید ڈپٹی گورنر (پالیسی) اور ڈاکٹر عنایت حسین ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی ایس جی) اسٹیٹ بینک کے تین سینئر ایگزیکٹوز ہیں۔ مالی سال20ء میں کمیٹی کے گیارہ اجلاس ہوئے۔ ارکان کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:

---

[2] 26 مارچ 2020ء کو اسٹیٹ بینک بورڈ سے مستعفی ہو گئے۔

ڈاکٹر اسد زمان (3 جون 2019ء سے رکن ایم پی سی)[3]

[بی ایس ریاضی ایم آئی ٹی (1974ء)، پی ایچ ڈی معاشیات اسٹینفرڈ (1978ء)] کولمبیا، یونیورسٹی آف پنسلوانیا، جان ہاپکنز، کیلٹیک اور بلکنٹ یونیورسٹی، انقرہ جیسی صف اوّل کی یونیورسٹیوں میں پڑھایا ہے۔ آپ دسمبر 2013ء سے مارچ 2019ء تک پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے وائس چانسلر رہے۔ ان کی درسی کتاب اسٹیٹسٹیکل فاؤنڈیشنز آف اکانومیٹرک ٹیکنیکس (اکیڈمک پریس، نیویارک، 1996ء) ایڈوانسڈ گریجویٹ کورسز میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ انٹرنیشنل اکانومیٹرک ریویو اور پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو کے مینجنگ ایڈیٹر ہیں۔ گوگل اسکالر کے مطابق اینلز آف اسٹیٹسٹکس، جرنل آف اکانومیٹرکس، اکانومیٹرک تھیوری، جرنل آف لیبر اکانومکس وغیرہ جیسے اعلیٰ درجے کے جرائد میں شائع ہونے والی آپ کی مطبوعات کے 1000 سے زائد حوالے ہیں۔

ڈاکٹر نوید حامد (24 جنوری 2019ء سے رکن ایم پی سی)

ڈاکٹر نوید حامد سینٹر فار ریسرچ ان اکنامکس اینڈ بزنس کے ڈائریکٹر اور لاہور اسکول آف اکنامکس میں معاشیات کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے ایشیائی ترقیاتی بینک، منیلا، فلپائن میں پرنسپل اکانومسٹ، لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز میں پروفیسر اور پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ معاشیات میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر حامد پلاننگ کمیشن کی مشاورتی کمیٹی کے رکن بھی ہیں اور انٹرنیشنل گروتھ سینٹر کے کنٹری کو ڈائریکٹر پاکستان ہیں۔ آپ وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل، پاکستان دفتر شماریات کی گورننگ کونسل، وزیر اعلیٰ پنجاب کی اقتصادی مشاورتی کونسل اور ماہرین معیشت کے مشاورتی پینل کے رکن اور پلاننگ کمیشن کے "برآمدی مسابقت اور نمو کی حکمت عملی" پر ورکنگ گروپ کے سربراہ تھے۔ آپ نے اسٹینفرڈ یونیورسٹی، کیلیفورنیا، امریکہ سے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی۔

ڈاکٹر حاند مختار (3 جون 2019ء سے رکن ایم پی سی)

ڈاکٹر مختار ملک کے ایک سینئر ماہر معیشت ہیں۔ آپ عالمی بینک میں بطور سینئر اکانومسٹ کام کر چکے ہیں۔ آپ 1985ء سے 1990ء تک اپلائیڈ اکنامک ریسرچ سینٹر، یونیورسٹی آف کراچی میں سینئر ریسرچ اکانومسٹ تھے۔ آپ قائد اعظم یونیورسٹی کے شعبہ معاشیات میں لیکچرر اور اقوام متحدہ کے اقتصادی اور معاشرتی کمیشن برائے ایشیا و بحر الکاہل، بنکاک، تھائی لینڈ میں اکنامک افیئرز آفیسر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔

ڈاکٹر مختار نے بوسٹن یونیورسٹی کے شعبہ معاشیات میں وزٹنگ ایسوسی ایٹ پروفیسر، نارتھ ایسٹرن یونیورسٹی کے شعبہ مینجمنٹ سائنسز میں لیکچرر اور یونیورسٹی آف میساچوسٹس کے شعبہ مینجمنٹ سائنسز میں لیکچرر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ڈاکٹر مختار نے بوسٹن یونیورسٹی، امریکہ سے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی۔

جناب جمیل احمد (30 جنوری 2016ء سے رکن)

جناب جمیل احمد، ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم) جنوری 2016ء سے زری پالیسی کمیٹی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بہترین مرکزی بینکار کی حیثیت سے آپ کا شاندار کیریئر اسٹیٹ بینک اور سعودی عرب کی مانیٹری ایجنسی کے مختلف عہدوں پر 29 سال سے زیادہ مدت پر محیط ہے۔ اسٹیٹ بینک سے آپ کی وابستگی 1991ء سے ہے۔ آپ ڈپٹی گورنر اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر سمیت مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ آپ جولائی 2009ء سے اپریل 2015ء تک سعودی عرب کی مانیٹری ایجنسی میں مشیر بھی رہے۔

جناب جمیل احمد نے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 1988ء میں بزنس ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کی سند لی اور آپ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان اور انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز پاکستان کے فیلو ممبر ہیں۔

[3] قبل ازیں ڈاکٹر زمان 25 جنوری 2016ء سے 24 جنوری 2019ء تک زری پالیسی کمیٹی کے رکن رہے۔

ڈاکٹر مرتضیٰ سید (27 جنوری 2020ء سے رکن)

ڈاکٹر مرتضیٰ سید ڈپٹی گورنر (پالیسی) جنوری 2020ء سے زری پالیسی کمیٹی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ معاشی تحقیق اور پالیسی سازی میں 20 سال سے زائد کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ آئی ایم ایف میں 16 سال تک کام کرتے رہے جہاں سے مستعفی ہو کر اسٹیٹ بینک میں آئے۔ حال ہی میں آپ نے آئی ایم ایف کے انسٹی ٹیوٹ فار کیپے سٹی ڈویلپمنٹ میں بطور مشیر خدمات انجام دیں جہاں آپ دنیا بھر میں آئی ایم ایف کے تربیتی و تکنیکی تعاون کے پروگراموں کی منصوبہ بندی اور عملدرآمد کی نگرانی کرتے رہے۔ قبل ازیں آپ آئی ایم ایف کے اسٹریٹجی، پالیسی اینڈ ریویو ڈپارٹمنٹ میں ڈپٹی ڈویژن چیف تھے اور کولمبیا، قبرص، یورو ایشیا، جاپان اور کوریا سمیت مختلف ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں میں آئی ایم ایف کے پروگراموں اور نگرانی کے عمل میں شامل رہے۔ آپ نے 2010ء اور 2014ء کے درمیان چین میں آئی ایم ایف کے ڈپٹی ریزیڈنٹ نمائندے اور مکاؤ میں آئی ایم ایف کے مشن چیف کے طور بھی خدمات نبھائیں۔ آپ نے آئی ایم ایف میں فسکل افیئرز ڈپارٹمنٹ سے اپنا کیریئر شروع کیا اور پھر ایشیا اور پیسیفک ڈپارٹمنٹ میں چلے گئے جہاں آپ متعدد ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی یافتہ ممالک پر کام کرتے رہے۔

ڈاکٹر سید نے کیریئر کا آغاز 1990ء کی دہائی کے اواخر میں اسلام آباد کے ہیومن ڈویلپمنٹ سینٹر میں پاکستان کے سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق کے ماتحت بطور سینئر پالیسی انالسٹ کیا۔ ازاں بعد لندن میں انسٹی ٹیوٹ آف فسکل اسٹڈیز میں کام کیا جو برطانیہ کا صف اوّل کا تھنک ٹینک ہے۔ وہاں کاروباری ماحول اور روزگار کے برتاؤ پر دو تحقیقی منصوبوں پر کام کیا نیز لاطینی امریکہ میں غربت مٹانے کے دو بڑے پروگراموں کی جانچ کی۔

ڈاکٹر سید نے اوکسفرڈ یونیورسٹی کے نفیلڈ کالج سے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی ہے۔ آپ مالیاتی و زری پالیسی، مالی استحکام، معاشی بحران، سرمایہ کاری، آبادیات، غربت اور عدم مساوات سمیت متنوع موضوعات پر مقالات شائع کراچکے ہیں۔ آپ نے کیمبرج اور اوکسفرڈ یونیورسٹیوں میں پبلک پالیسی پر لیکچرز بھی دیے ہیں۔

ڈاکٹر عنایت حسین۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر بی ایس جی (8 مئی 2017ء سے رکن)

ڈاکٹر عنایت حسین اسٹیٹ بینک کے بینکاری نگرانی گروپ میں بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس عہدے پر آپ بینکاری نگرانی گروپ کی قیادت کررہے ہیں جو دو بینکاری معائنہ شعبوں (اوّل و دوم)، شعبہ فاصلاتی نگرانی اور نفاذ، شعبہ مالی استحکام اور شعبہ بینکاری طرزِ عمل اور تحفظ صارف پر مشتمل ہے۔ آپ مالی استحکام، مالی اداروں کی نگرانی، نفاذ اور بینکاری طرزِ عمل کے ذمہ دار ہیں۔ آپ بینکاری نگرانی، ضوابط، پالیسی اور آپریشنز میں دو دہائیوں سے زائد کا متنوع تجربہ رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر عنایت حسین زری پالیسی کمیٹی، کونسل آف ریگولیٹرز (مالی شعبے کی کمزوریوں سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کے نمائندوں پر مشتمل ادارہ) اور اسٹیٹ بینک کی مالی استحکام ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن ہیں۔ آپ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کارپوریٹ گورننس اور پاکستان میں کونسل آف انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کے بورڈ میں ڈائریکٹر بھی ہیں۔ آپ کرٹن یونیورسٹی آسٹریلیا سے معاشیات اور مالیات میں ڈاکٹریٹ کی سند رکھتے ہیں۔ آپ سی ایف اے انسٹی ٹیوٹ کے رکن، پاکستان میں انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس اور انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کے فیلو ممبر ہیں۔ آپ ایف آر ایم کا عہدہ اور فنانس میں ایم بی اے کی سند رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سعید احمد، چیف اکانومسٹ (14 مارچ 2018ء تا 5 جنوری 2020ء رکن)

ڈاکٹر سعید احمد اسٹیٹ بینک میں چیف اکانومسٹ اور زری پالیسی و تحقیق گروپ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر تھے اور زری پالیسی کی تشکیل، آئی ایم ایف اور بین الاقوامی مالی اداروں سے گفت و شنید، اطلاقی معاشی تجزیے، مالی شمولیت، ترقیاتی مالیات پالیسی اور ٹیکس پالیسی و انتظام کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ 2015ء میں آپ کی قیادت میں اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک اور دیگر متعلقہ فریقوں کی شراکت سے پاکستان کے لیے پہلی "مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی" تشکیل دی جس کا مقصد پاکستان میں مالی شمولیت میں اضافے کے لیے مالی شعبے کی جامع اصلاحات کو آگے بڑھانا تھا۔ واشنگٹن ڈی سی، امریکہ میں آئی ایم ایف کے بورڈ آف ایگزیکٹو ڈائریکٹرز میں پاکستان کی کانسٹی چیونسی میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے سینئر مشیر کے طور پر ڈیپوٹیشن کے بعد آپ کی میعاد 5 جنوری کو ختم ہوگئی۔

آپ یونیورسٹی آف کیمبرج، برطانیہ سے معاشیات میں پی ایچ ڈی اور یونیورسٹی آف وارک، برطانیہ سے معاشیات میں ایم ایس سی کی اسناد رکھتے ہیں۔ مؤخر الذکر میں آپ پاکستان سے برٹش شیوننگ اسکالر تھے۔

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں بعض مخصوص شعبوں میں بورڈ کی جانب سے نگرانی کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک بورڈ کی کمیٹیوں کی تفصیلات کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

کمیٹی برائے آڈٹ

یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے مالی حسابات، آڈیٹنگ، اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ کے متعلقہ طریقوں، اندرونی کنٹرولز کے نظام، نظم و نسق، امور کی انجام دہی اور ان کے طرزِ عمل کا جائزہ لینے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس مالی سال 20ء میں سات بار منعقد ہوا۔ کمیٹی کے صدر نشین جناب محمد سلیم سیٹھی جبکہ جناب عاطف آر بخاری (جو 26 مارچ 2020ء کو اسٹیٹ بینک بورڈ سے مستعفی ہوگئے) اور ڈاکٹر طارق حسن ارکان ہیں۔

کمیٹی برائے سرمایہ کاری

یہ کمیٹی زرِ مبادلہ ذخائر کے انتظام کے حوالے سے نگرانی کی ذمہ داریاں نبھانے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ ذخائر کے انتظام کی حکمتِ عملی اور پالیسی کا جائزہ لینے کے علاوہ کمیٹی ذخائر کی سرمایہ کاری کے لیے عملی رہنما خطوط اور منتظمین اثاثہ، محافظین، سرمایہ کاری مشیران کے تقرر کی منظوری دیتی ہے۔ یہ ادارے کے اندر اور باہر زیرِ انتظام ذخائر کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیتی ہے اور منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کی موزونیت، اس کے نشانیہ اور رہنما خطوط کا بھی سالانہ بنیاد، یا عالمی بازار کے حالات کے تحت جائزہ لیتی ہے۔ مالی سال 20ء میں اس کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے۔ اس وقت جناب نوید کامران، جناب عاطف آر بخاری (جو 26 مارچ 2020ء کو اسٹیٹ بینک بورڈ سے مستعفی ہوگئے) اور جناب علی جمیل اس کے ارکان ہیں۔

کمیٹی برائے انسانی وسائل

یہ کمیٹی انتظامیہ کی تیار کردہ انسانی وسائل کی پالیسیوں پر نظرِ ثانی اور منظوری میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ یہ ان تجاویز کا جائزہ لیتی ہے جن میں انسانی وسائل کی پالیسیوں کی تشکیل، نظرِ ثانی، ترمیم یا تشریح کے لیے بورڈ کی منظوری کی ضرورت ہو اور بورڈ کو سفارشات پیش کرتی ہے۔ کمیٹی بینک کے سینئر افسران، بشمول گورنر کو براہِ راست جوابدہ افسران، کی شرائطِ ملازمت کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ دورانِ سال کمیٹی کا اجلاس پانچ بار ہوا۔ اس کے سربراہ جناب اعظم فاروق جبکہ ڈاکٹر طارق حسن اور جناب علی جمیل ارکان ہیں۔

مطبوعات جائزہ کمیٹی

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی معیشت کی کیفیت پر سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں، اسٹیٹ بینک کا سالانہ کارکردگی جائزہ اور مالی استحکام جائزہ پر نظرِ ثانی اور ان کی منظوری میں بورڈ کی اعانت کرتی ہے۔ کمیٹی مسودہ رپورٹوں پر بحث و تمحیص کرتی ہے اور بورڈ کے ملاحظے اور حتمی منظوری کے لیے جائزہ لیتی ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس پانچ مرتبہ ہوا۔ اس کے سربراہ جناب محمد سلیم سیٹھی جبکہ جناب اعظم فاروق رکن ہیں۔

کاروباری انتظامِ خطر کمیٹی

یہ کمیٹی انتظامِ خطر کے حوالے سے نگرانی کی ذمہ داریاں نبھانے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ انتظامیہ نے بینک کو درپیش تمام خطرات کی نشاندہی اور جانچ کرلی ہے اور خطرات سے نمٹنے کے لیے انتظامِ خطر کا ضروری انفرااسٹرکچر موجود ہے۔ کمیٹی بینک کی انتظامِ خطر پالیسی اور منصوبے پر نظرِ ثانی کرتی ہے اور اس کی منظوری دیتی ہے۔ کمیٹی ضرورت پڑنے پر انتظامیہ کی انتظامِ خطر کمیٹی اور بورڈ کی دیگر کمیٹیوں سے بھی رابطے میں رہتی ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس دو بار ہوا۔ اس کے سربراہ جناب علی جمیل جبکہ جناب اعظم فاروق اور جناب محمد سلیم سیٹھی ارکان ہیں۔

فنانشل لا ریفارم کمیٹی

یہ کمیٹی ایک جامع اور مربوط قانونی ڈھانچہ، جو دنیا بھر میں رائج مالی ضابطہ کار اداروں کے اصولوں کی عکاسی کرے اور جن کا اطلاق ملکی ماحول پر ہو سکے، تجویز کرنے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ قانونی ڈھانچے میں ترامیم کے بارے میں سفارشات مرتب کرنے کے لیے کمیٹی مختلف شعبوں کے تبصروں اور مشاہدات کا بھی جائزہ لیتی ہے تا کہ اگر قانونی ڈھانچے میں کوئی بے قاعدگیاں ہیں تو سامنے آسکیں۔ دوران سال کمیٹی کا اجلاس دو بار ہوا۔ اس کے سربراہ ڈاکٹر طارق حسن جبکہ جناب عاطف آر بخاری (جو 26 مارچ 2020ء کو اسٹیٹ بینک بورڈ سے مستعفی ہو گئے) رکن ہیں۔

مینجمنٹ کمیٹیاں

اہم عملی مسائل پر بحث کرنے اور پالیسی فیصلے کرنے کے لیے مختلف مینجمنٹ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو یہ ہیں:

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اور سی ایم ٹی-ایچ او ڈی فورم

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اہم پالیسی اور عملی مسائل پر مباحث اور مشاورت کا بنیادی فورم ہے۔ یہ فیصلہ سازی اور فیصلوں کے نفاذ میں مدد دیتی ہے خصوصاً ان امور کے حوالے سے جن میں کئی شعبے شامل ہوں۔ سی ایم ٹی کا سربراہ گورنر ہوتا ہے اور اس میں ڈپٹی گورنرز اور ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے ذیلی اداروں ایس بی پی بی ایس سی، نباف، پی ایس پی سی اور ڈی پی سی کے مینجنگ ڈائریکٹرز بھی شامل ہوتے ہیں۔ سی ایم ٹی کے علاوہ سی ایم ٹی اور سربراہانِ شعبہ کے مشترکہ اجلاس وسیع تر مضمرات کے حامل امور پر بحث کا پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ کارپوریٹ سیکریٹری سی ایم ٹی اور سی ایم ٹی ایچ او ڈی فورم دونوں کے سیکریٹری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ ایجنڈے کے اعتبار سے ایس بی پی بی ایس سی کے سربراہانِ شعبہ کو بھی سی ایم ٹی ایچ او ڈی فورم کے اجلاسوں میں مدعو کیا جاتا ہے۔ سال میں سی ایم ٹی کا اجلاس چودہ مرتبہ منعقد ہوا۔

مندرجہ ذیل انتظامی کمیٹیاں اہم ہیں جو فیصلہ سازی اور مختلف پالیسیوں کی تشکیل میں گورنر کی معاونت کرتی ہیں:

- بینکاری پالیسی کمیٹی
- زری آپریشنز کمیٹی
- انتظامیہ کی بجٹ کمیٹی
- انتظام تسلسل کار کمیٹی
- ڈیٹا ویئرہاؤس کمیٹی
- ماخوذیات منظوری و جائزہ کمیٹی
- اسٹریٹجک پلان اسٹیئرنگ کمیٹی
- کاروباری انتظام خطر کمیٹی
- انتظامیہ کی سرمایہ کاری کمیٹی
- لائبریری کمیٹی
- انتظامیہ کی کمیٹی برائے اطلاعاتی ٹیکنالوجی
- انتظامیہ کی کمیٹی برائے املاک و آلات
- نظام ادائیگی کمیٹی
- مطبوعات جائزہ کمیٹی
- ری فنڈ کمیٹی (ایکسپورٹ ری فنڈ کمیٹی)
- مالی استحکام کی ایگزیکٹو کمیٹی
- اسپورٹس کمیٹی

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم[4]

ڈاکٹر رضا باقر، گورنر

محترمہ سیما کامل
ڈپٹی گورنر (آئی ٹی)

ڈاکٹر مرتضیٰ سید
ڈپٹی گورنر (پالیسی)

جناب جمیل احمد
ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)

جناب محمد ہارون رشید
منیجنگ ڈائریکٹر (پی ایس پی ایس سی)

جناب محمد اشرف خان
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایس بی پی بی ایس سی)

ڈاکٹر عنایت حسین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی ایس جی)

جناب قاسم نواز
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایچ آر)

جناب ریاض نذر علی چنارا
منیجنگ ایگزیکٹو ڈائریکٹر (نباف)

جناب محمد علی ملک
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)

سید عرفان علی
منیجنگ ڈائریکٹر (ڈی پی سی)

سید ثمر حسنین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ڈی ایف جی)

جناب محمد منصور علی
ڈائریکٹر او سی ایس / کارپوریٹ سیکریٹری

جناب محمد امین
چیف انفارمیشن آفیسر

ڈاکٹر محمد علی چوہدری
مشیر تحقیق

جناب سلیم اللہ
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف آر ایم)

[4] کمیٹی کے یہ ارکان 23 ستمبر 2020ء کو تھے۔

اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ترمیمی) ایکٹ 1956ء کے تحت کرنسی نوٹوں کی وصولی، فراہمی اور تبادلے اور متعلقہ عملی وظائف کے لیے، کسی بینک کے دیوالیہ ہونے کی صورت میں چھوٹے امانت گزاروں کے تحفظ اور اپنے ملازمین کی تربیت و پرداخت کے لیے ذیلی ادارے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ان شقوں کی رو سے بینک کے چار ذیلی ادارے ہیں جن میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نباف)، پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن (پی ایس پی سی) اور ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) شامل ہیں۔ ان ذیلی اداروں کا مختصر بیان ذیل میں دیا جارہا ہے:

ایس بی پی بی ایس سی

ایس بی پی بی ایس سی آرڈیننس 2001ء کے تحت قائم ہونے والا ذیلی ادارہ ایس بی پی بی ایس سی مکمل طور پر بینک دولت پاکستان کی ملکیت میں ہے جس کے قیام کا مقصد مرکزی بینک کو عملی معاونت مہیا کرنا ہے۔ چنانچہ ایس بی پی بی ایس سی کی ذمہ داری کرنسی کا انتظام، (حکومت کے ایجنٹ کے طور پر) سرکاری قرضے کی مختلف اسکیموں کا انتظام ہے۔ یہ وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں (حکومت کی جانب سے محاصل اکٹھے کرتا ہے اور ادائیگیاں کرتا ہے) اور مالی اداروں (بین البینک تصفیے کے نظام میں سہولت دیتا ہے) کے لیے بینکار کے فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ عملی پالیسیوں کی تشکیل میں براہ راست شامل ہے اور ترقیاتی مالیات، زرمبادلہ کے لین دین اور برآمدی نومالکاری کے شعبوں میں عملی اقدامات انجام دیتا ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی انجینئرنگ، میڈیکل، پروکیورمنٹ اور اندرونی سیکورٹی کے شعبوں میں بھی مرکزی بینک کو معاونت فراہم کرتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کا مقرر کردہ منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی کا چیف ایگزیکٹو ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا سربراہ ہوتا ہے، اسٹیٹ بینک کے بورڈ کے تمام اراکین اور منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی، اس کے ارکان ہوتے ہیں۔

نباف

نباف اسٹیٹ بینک کا تربیتی بازو ہے اور اس کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے ملازمین کے لیے بینکاری اور مالیات کے شعبوں میں تربیت اور استعداد کاری کے پروگرام تشکیل و ترتیب دینا ہے۔ تربیتی سرگرمیاں زیادہ تر اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے لیے انجام دی جاتی ہیں جن میں نباف تقرر سے قبل کی تربیت کا اہتمام کرتا ہے نیز مرکزی بینک کے مختلف وظائف کے بارے میں پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ نباف ترجیحی شعبوں (زراعت، ایس ایم ای، ہاؤسنگ، خرد مالکاری اور اسلامی بینکاری) میں مالکاری کو فروغ دینے کی مرکزی بینک کی کوششوں میں مدد کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے نباف نے ترقیاتی مالیات کے شعبے میں کمرشل بینکوں کی استعداد کاری پر کئی پروگرام متعارف کرائے ہیں۔ مزید یہ کہ ملک میں مالی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے نباف نیشنل فنانشل لٹریسی پروگرام فار یوتھ چلارہا ہے جس کا مقصد ملک بھر میں تین ایج گروپس (نو تا بارہ؛ تیرہ تا سترہ اور اٹھارہ تا انتیس سال) کے 16 لاکھ بچوں اور نوجوانوں تک پہنچنا اور انہیں بنیادی مالی تصورات اور مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے۔ نباف مرکزی اور کمرشل بینکاری کے بارے میں وفاقی حکومت اور اسٹیٹ بینک کے اشتراک سے بین الاقوامی کورسز بھی کراتا ہے۔

پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن (پی ایس پی سی)

پی ایس پی سی کو مالی سال 17ء میں وفاقی حکومت سے حاصل کیا گیا تاکہ نوٹوں کی طباعت کی ذمہ داری کے تمام پہلوؤں پر مکمل کنٹرول ہو۔ پی ایس پی سی کا بنیادی فریضہ اسٹیٹ بینک کی ضرورت کے مطابق نوٹ اور پرائز بانڈ چھاپنا ہے۔ پی ایس پی سی کا سیکورٹی پیپرز لمیٹڈ اور ایس آئی سی پی اے انکس پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی ایکویٹی میں حصہ بالترتیب 40.03 فیصد اور 47 فیصد ہے۔ یہ دونوں پی ایس پی سی کو بینک نوٹوں کے لیے کاغذ اور سیکورٹی روشنائی فراہم کرنے والے واحد ادارے ہیں۔ پی ایس پی سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین گورنر جبکہ ڈپٹی گورنر وائس چیئرمین ہیں۔ دیگر ارکان میں فنانس ڈویژن کے سینئر جوائنٹ سیکریٹری، منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر ایف آر ایم، منیجنگ ڈائریکٹر پی ایس پی سی اور تین آزاد ڈائریکٹرز شامل ہیں۔

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) کا بنیادی مقصد کسی رکن بینک کی ناکامی کی صورت میں چھوٹے ڈپازٹرز کے ڈپازٹس کو تحفظ دینا ہے۔ پاکستان میں کام کرنے والے تمام بینک ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن کے لازمی ارکان ہیں اور اس کی ہدایات کی تعمیل اور اس کے مقرر کردہ پریمیم کی ادائیگی ان پر واجب ہے۔

ڈی پی سی کو ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ 2016ء (ڈی پی سی اے) کے تحت اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے کے طور پر قائم کیا گیا۔ ڈی پی سی کا بورڈ سات ڈائریکٹروں پر مشتمل ہے جن میں اسٹیٹ بینک کا ایک ڈپٹی گورنر (بطور چیئرمین) اور اسٹیٹ بینک کا ایک سینئر افسر بطور منیجنگ ڈائریکٹر شامل ہیں۔ فنانس ڈویژن، وزارت خزانہ کا ایک افسر بھی اس کے بورڈ میں بطور ڈائریکٹر شامل ہے جبکہ بقیہ چار ارکان نجی شعبے سے وابستہ ہیں۔ ایک بورڈ آڈٹ کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے جس کے ذمے ڈی پی سی کے مدت وار کھاتوں کا جائزہ اور آڈٹ رپورٹ ہے۔

جون 2018ء میں باقاعدہ کام کا آغاز کرنے کے بعد ڈی پی سی نے خاطر خواہ پیش رفت کی ہے اور 'ڈپازٹ پروٹیکشن میکنزم فار بینکنگ کمپنیز' کی شکل میں ڈپازٹ پروٹیکشن فریم ورک کے تمام اجزا تیار کرلیے ہیں۔ اسی طرح "شریعہ کمپلائنٹ ڈپازٹ پروٹیکشن میکنزم" کے نام سے اسلامی ڈپازٹس کے لیے ایک علیحدہ میکنزم متعارف کرایا گیا ہے۔ بینکوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے سوفٹ ویئر اور اطلاعی نظاموں کی تازہ کاری کریں اور ڈپازٹرز کے بارے میں معلومات کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے 'سنگل ڈپازٹر ویو' تخلیق کرنے کی استعداد پیدا کریں۔